© rasailojaraid.com

اقلیم خطابت کا شہنشاہ

تو کہ اقلیم خطابت کا شہنشاہ بھی تھا
اک قلندر کی طرح مردِ خود آگاہ بھی تھا
ایک درویش خدا مست و بہی خواہ بھی تھا
ہمرہِ تیغ زباں سید جنگاہ بھی تھا
تو نے مجبور زبانوں کو نوا دی جس دم
انقلابات کے تذکار تھے گردن زدنی
جس نے آزاد فضاؤں کا کبھی نام لیا
اس پہ ہر وقت ہی تیار تھی نیزے کی انی
لوحِ تاریخ پہ کندہ تیری عظمت کے نقوش
تو نے یخ بستہ عزائم کو حرارت بخشی
خال و خد ملت ترساں کے سنوارے تو نے
حریت کیش رفیقوں کو جسارت بخشی
عرصۂ جُہد کو پُرکیف کیا تھا تو نے
چشمۂ علم کو عرفان دیا تھا تو نے
تختِ افرنگ کی زنجیر غلامی کاٹی
ملتِ پاک کا ہر چاک سیا تھا تو نے

سید محمد یونس بخاری

© rasailojaraid.com